NPA DOC NO 0033
Date :03/11/2019

کشمیر پر بی جے پی کی ڈرامہ بازی آشکار

ناظم الدین فاروقی
(اسکالر، کالمنویس، اوپینین لیڈر، اور سماجی جہدکار)

چیف جسٹس جموں کو کشمیر نے 59 سالہ مر موجنکا گجرات سے تعلق ہے بحیثیت لفٹننٹ گورنر حلف دلوایا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے 31 اکٹوبر یوم سردار پٹیل کے دن بیان دیتے ہوئے کہا کہ دفع 370 نے دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کے سوار کچھ نہیں دیا اور بیچ میں غیر مرئی دیوار کھڑی کر دی۔ وزیر اعظم نے جموں و کشمیر سے دفعہ 370 کی تنسیخ کے اپنی حکومت کے فیصلے کو سردار ولّبھ بھائی پٹیل کا ذکر کرتے ہوئے کہا افسانوی لیڈر کے خوابوں کی تکمیل کی طرح جو قوم کو متحد دیکھنا چاہتے تھے۔ چیف جسٹس جموں و کشمیر نے 59 سالہ مر مو جنکا گجرات سے تعلق ہے بحیثیت لفٹننٹ گورنر حلف دلوایا ہے۔

5 آگسٹ 2019 کو پارلیمنٹ میں دفعہ 370 اور 35A کشمیر کے خصوصی موقف کو قانونی طور پر ختم کر دیا گیا۔ دستور ہند کے مطابق جمّوں اور کشمیر روز اوّل ہی سے ہندوستان کا اٹوٹ حصہ اور جز لاینفک ہے۔ ہندتواء تحریک نے ملک میں غیر ضروری پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ ہم نے کشمیر کی ریاست کو ہندوستان میں ضم کرنے کا عظیم فاتحانہ کارنامہ کر دکھایا ہے۔
خصوصی دفعہ 35A کی منسوخی سے پہلے کشمیر عوام جو ہندوستانی ہے اور مذہبی سیاسی سماجی قائدین اور برخواست کردہ جموں کشمیر اسمبلی سے رائے لینا تک گوارا نہیں کیا اسکے بعد مقامی عوام کو 'LOCK DOWN' کر کے ایسا بدلہ لیا جا رہا ہے جیسے کوئی 'colonial power' نے حملہ کر کے قطعہ پر اپنا قبضہ جمع دیا ہے۔ اسکے بعد کشمیری عوام کو کیا دیا گیا بڑے پیمانے پر، گرفتاریاں، ریپ، اور تمام عدالتوں کے دروازے بنیادی شہری

حقوق کی بازیابی کے لیے بند کر دیئے گئے حتّٰی کے بار کونسل کے سینیر وکلاء کو بھی جیل میں قید کر دیا گیا ہے۔ انٹرنٹ پر میڈیا پر پابندی ملک میں قائم اپوزیشن سیاسی پارٹیوں اور اراکین پارلیمنٹ وسیاسی قائدین کے کشمیر میں داخلے پر سخت پابندی لگادی گئی۔سابق محروس چیف منسٹرس کے عزیزواقارب کو بھی ملاقات کیلئے سپریم کورٹ کی اجازت پر منحصر ہونا پڑا۔

<u>یورپی یونین ممبران پارلیمنٹ کا دورہ کشمیر:</u> عالمی سطح پر MEP کے وفد کی دورہ کشمیر پر میڈیا میں زبردست تشہیر کی گئی بعد میں جیسے حقائق کا پتہ چلا بین الاقوامی اور قومی سطح پر اس دورہ پر سخت تنقیدیں ہونے لگیں۔اس سے بی جے پی حکومت کی خفیہ ظالمانہ منصوبوں کی قلعی کھل گئی۔اور اعلی سطح پر رچا گیا ڈرامہ دنیا کے سامنے آشکار ہو گیا۔مادی شرمانامی ایک غیر معروف خاتون جو اپنے آپ کو 'International Business Broker ' کہتی ہیں اور 'WEST ' Women's economic and social think tank کی جانب سے 17 اکٹوبر کو یورپی ممالک کے مسلم مخالف ذہن رکھنے والے چند Right wing (MEP) ممبران پارلمینٹ کو کشمیر کے سہ روزہ دورہ کی خصوصی دعوت ای میل کے ذریعہ دی گئی۔دعوت نامہ میں کہا گیا کہ " بہت اہم مختصر گروپ کو کشمیر کے دورہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ایر ٹکٹ، قیام وطعام، ٹرانسپورٹ کے تمام اخراجات 'VIP' انتظامات کے ' International Institute for Non-Aligned Studies ' کی جانب سے برداشت کئے جارہے ہیں۔اس دورہ میں ' وفد کی ' خصوصی اہم میٹنگ وزیراعظم نریندر مودی کے ساتھ منعقد کی جائیگی۔آپ کی شرکت نجی 'مہمان خصوصی کی حیثیت سے ہو گی نہ کہ یورپی ممبران پارلیمنٹ کے وفد کی حیثیت سے سرکاری طور پر ہو گی۔"

ایک یورپی ممبر پارلمینٹ 'Charles Davies' نے Madi Sharma کو جواب میں لکھا کہ "یقینا میں آپکی دعوت پر آنا پسند کروں گا۔بشرطیکہ کشمیر کے دورہ کے دوران مجھے اس بات کی اجازت ہونی چاہیےء کہ

جہاں چاہوں میں جاؤں اور میرے سیکیورٹی انتظام کے طور پر کوئی پولیس اور ملٹری ہرگز نہیں ہونا چاہیےء بلکہ چند صحافی اور 'T.V' کا عملہ ضرور ہونا چاہیےء۔ آپ جب تک مجھے اس کی تحریری ضمانت نہیں دیں گے میں اپنے دورہ کشمیر کو قطعیت نہیں دے سکتا"۔ 10 اکتوبر 2019 کو مادی شرما کا Erina Von Weise اور Charles Davies کو جواب موصول ہوا جسمیں انہوں نے لکھا کہ میں معافی چاہتی ہوں اب میں MEP کے مجوزہ دورہ کشمیر کے گروپ میں مزید کسی بھی ممبر کو شامل نہیں کر سکتی۔ میں ہندوستان جارہی ہوں لوٹنے کے بعد آپ سے آفس پر آکر ملاقات کروں گی۔" Davies نے کہا کہ شمال مغرب برطانیہ میں ہزاروں ایسے خاندان ہیں جن کے عزیزواقارب کشمیر میں بستے ہین انکی خواہش تھی وہاں کے عوام کی آواز سنی جائے اور حقیقت حال کا جائزہ لیا جائے۔ مجھے خوف ہے کہ اسکا انجام اچھا نہیں ہونے والا ہے۔ عوام کی آزادی چھین کر حکومت فوج کو مسلّط کر کے عوام کو حراست میں رکھتے ہوئے، انکے دل و دماغ ہرگز جیت نہیں سکتی۔ اس سے شدّت پسندی میں اضافہ ہونے کے خطرات بڑھ جائینگے۔ MEP یوروپی ممبران پارلیمنٹ کو حسب پروگرام وزیراعظم نریندر مودی، نائب صدر جمہوریہ وینکیّا نائڈو سے ملاقات کرنی تھی۔ اس وفد میں مخالف تارکان وطن 'MEP/ Anti- Immigrant right wing parties' کے اراکین جیسے جرمنی کی ' AFD ' انگلینڈ کی بریگزیٹ پارٹی 'Brexit Part' اٹلی کی 'Fortailia' اور پولینڈ کی 'Law & Justice Party' فرانس کی 'National Rally Party' شامل تھے۔ یوروپی ممبران پارلیمنٹ 'MEP' نے دہلی پہنچنے کے بعد وزیراعظم نریندر مودی اور نائب صدر جمہوریہ وینکیّا نائیڈو سے ملاقات کی۔ اسکے بعد وفد کشمیر روانہ ہو گیا۔ وفد کے دورہ پر ملک میں قومی اپوزیشن، سیاسی جماعتوں، صحافیوں اور قانون دانوں کی زبردست تنقیدیں میڈیا میں آنا شروع ہو گئی۔ اسے دیکھتے ہوئے دوسرے دن وزارت خارجہ 'Ministry of External Affairs' MEA کے ترجمان نے واضح الفاظ میں

کہا کہ 'MEP' کے وفد کے دورہ سے حکومت ہند کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جبکہ تمام انتظامات اور پروٹوکول حکومت کی جانب سے دئیے گئے اور اس وفد کو ایک خاص ایجنڈے کے مطابق بلایا گیا مشیر اعلیٰ قومی صیانتی کونسل نے اس وفد کے لیے ء ظہرانہ ترتیب دیا تھا۔ حکومت نے یوروپی ممبران پارلیمنٹ (MEP) کے دورہ کو بڑی اہمیت دیتے ہوئے بڑھا چڑھا کر پیش کیا حکومت یہ ثابت کرنا چاہتی تھی کہ کشمیر میں سب کچھ پر امن اور پر سکون ہے۔ اسکے لیے ء حکومت نے آنا فانا 82 روز سے مقفل کشمیر کے بچّوں کا میٹرک کا امتحان منعقد کیا۔ تا کہ یہ بتایا جاسکے کے سب کچھ سکون میں ہیں وفد کے دورہ کے دوران لفٹننٹ جنرل 'K.J.S. Dhillon نے ان کے لیے بادمی باغ میں پر تکلف ظہرانہ ترتیب دیا۔ اور آرمی نے حالات پر اپنی پورٹ پیش کی اور 'Loc ' کی صورت حال سے واقف کروایا گیا۔ اس موقع پر 90٪ صحافیوں پر شرکت کی پابندی تھی اسکے علاوہ وفد نے حکومت کے اعلیٰ عہد داروں سے بھی ملاقات کی اور انہوں نے بھی حالات سے آگاہ کر دیا۔ اس دوران سری نگر میں ہجوم جمع ہو گیا اور احتجاج کرنے لگا جسپر پولیس نے آنسو گیس اور پلیٹ بر سا کر منتشر کر دیا۔ وفد نے دیکھا پورا شہر بازار، ہوٹیلس، تعلیمی ادارے، دفاتر سب بند ہیں، سڑکیں سنسان ہیں، ٹریفک کی کوئی آمد ورفت نہیں۔ یوروپی وفد کو ڈل لیک تفریح کے لیے ء لے جایا گیا ڈل لیک کی خوبصورتی اور کشش مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے 'ایک بدبودار جھیل میں تبدیل ہو چکی ہے' زبردستی مہمانوں کو محض فوٹو گرافی کے لیے ء لے جایا گیا۔ چونکہ 31 اکٹوبر 2019 کی رات سے جموں و کشمیر کی ریاست برخواست ہو کر یونین ٹریٹری کے طور پر کام کا آغاز کر رہی تھی۔ اسی دوران اخبارات کی سرخیوں میں اور 'T.V' چانلس پر 'MEP ' وفد کے بیانات کو نشر کرنا تھا جیسا صحافتی بیان تیار کیا گیا تھا ویسا ہی میڈیا میں نشر کر دیا گیا- MEP اراکین نے کہا کہ دہشت گردی کا خاتمہ ہونا چاہیے ء اور دہشت گردی ساری دنیا کے لیے ء مسئلہ ہے، وغیرہ۔ ایک غیر معروف Brussels برسّیلس میں مقیم ہندوستانی خاتون مادی شرماء کو

اتنے بڑے اختیارات کس نے دیئے تھے جو نجی طور پر مدعو کردہ وفد کا نام دے کر اچھا خاصہ ڈرامہ کامیابی سے رچنے کی کوشش کی گئی۔ تمام اپوزیشن جماعتوں بالخصوص کانگریس نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی پالیمنٹ کے 'MP' پر دورہء کشمیر پر سخت پابندی عائد کر رکھی ہے سپریم کورٹ نے غلام نبی آزاد MP کو اپنے علاقے کا دورہ کرنے کی اجازت کئی سخت شرائط کے ساتھ دی تھی محبوبہ مفتی سابق چیف منسٹر کی بیٹی التجاء مفتی، فاروق عبد اللہ، ظفر عبد اللہ سابق چیف منسٹر خاتون اور کمیونسٹ پارٹی کے رکن اسمبلی یوسف ترنگامی کے عزیر وا قارب پر بھی ملاقات پر پابندی عائد کر رکھی ہے اسکے مقابل غیر سفارتی سطح پر 'MEP' کے وفد کو دعوت دے کر بے محل، بیان بازی اس بات کی علامت ہے کہ کشمیر میں حالات بہت نا گفتہ بہ ہیں۔ حکومت اپنے ہی عوام اور سیاسی قائدین سے مخفی رکھ کر ملٹری رول نافذ کر کے جمہوریت کو تباہ کر رہی ہے۔ کانگریس نے اعلان کیا کہ اسکے خلاف سارے ملک میں وہ مہم چلائے گی۔

اسکے علاوہ ملک کے بڑے انگریزی اخبارات نے بھی کئی مضامین حکومت کے اس غیر جمہوری رویّہ کے خلاف شائع کئے ہیں۔ 31 اکٹوبر کو 'دی ہندو' نے اپنے اداریہ میں کشمیر پر جاری حکومت کی ظالمانہ پالیسی کی سخت مخالفت کی ہے کرن تھاپر کا ایک اہم آئینی مضمون اسی عنوان پر شائع ہوا جس میں کرن تھاپر نے حکومت کی دوہری پالیسی، ریاکاری اور ڈرامہ بازی پر سخت تنقید کی۔ کرن تھاپر نے لکھا کہ حکومت یہ کہتی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اندرونی مسئلہ ہے پھر MEP ممبران کے وفد کو ہندوستانی ممبران پارلیمنٹ پر پابندی عائد کر کے مدعو کرنا اس بات کی علامت ہیکہ بی جے پی حکومت دنیا کے آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتی ہے۔ عوام اور اپوزیشن کو کچل کر کتنے دن اپنی طاقت کا غیر دستوری استعمال کرے گی اور طاقت کے نشے میں تمام جمہوری اقدار کو پامال کر رہی ہے۔ ورنہ MEP ممبران کے وفد کے صداقت نامے اور بیان بازی کی ضرورت کیوں پیش آتی

<u>دستوری اختیارات کا بیجاء استعمال</u>: آزادی کے بعد سے اب تک جملہ 29 ریاستیں وجود میں آئی تھیں اور 7 یونین ٹیریٹریس علاقے تھے تاریخ آزادی سے اب تک کسی بھی ریاست کو برخواست کر کے UT نہیں بنایا گیا بلکہ UT کو ریاست کا درجہ دیا گیا۔ پھر اب جموں کشمیر کیا ریاست کو توڑ کر تین ٹکڑوں میں بانٹ کر UT بنانے کی اچانک ضرورت کیوں پیش آئی، دنیا میں ریاستیں وجود میں آتیں ہیں یہ پہلی وقت ملک میں آزادی کے بعد سے ایسا کیا جارہا ہے کہ ریاست کا درجہ برخواست کر کے کشمیر کو یونین ٹریٹری قرار دیا گیا اور اسکے مطابق اب حکومت کام بھی کر رہی ہے۔ قابل غور بات یہ ہیکہ کشمیر میں 80 لاکھ شہری رہتے ہیں اور اسے UT قرار دے دیا گیا ہے جبکہ سکّم میں جہاں کی آبادی صرف 6 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے- 371 خصوصی موقف کے ساتھ ریاست کی حیثیت سے برقرار ہے۔ صرف اور صرف نئی نئی بناوٹی تشریحات کے ذریعہ 'RSS' کشمیری عوام کو کیوں ٹارگٹ بنا رہی ہے.

سعودی مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ ملکوں کے داخلی معاملات میں کسی بھی طرح کی مداخلت ناقابل قبول، دھشت گردی تمام ملکوں کو لاحق خطرات پر تشویش اسی دن پر MEP وفد کا بھی ایک بڑا بیان دفعہ 370 ہندوستان کا اندرونی معاملہ ہم نہیں چاہتے کہ کشمیر دوسرا افغانستان بنے، عام ریاستوں یا دوسرے یونین ٹیریٹری کے طرح عوام الناس کے لیےء کھول دینا چاہیے اور ملٹری کو اپنے بیارکس میں چلے جانا چاہیےء۔ سیول سوسائیٹی، سیاسی و سماجی نمائندوں و قائدین کو جب تک اعتماد میں نہیں لیا جائیگا۔ حالات اسی طرح اضطراب آمیز رہیں گے اور آہستہ آہستہ کشمیر بری طرح تباہ و برباد ہو جائیگا۔

ختم شد

بشکریہ اردو روزنامہ اعتماد حیدرآباد تاریخ اشاعت 3 نومبر 2019۔ مصنف کے مضامین ہر ہفتہ ملک کے 20 سے زیادہ اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

NPA DOC NO 0033

DATE: 03-11-2019

TOTAL NO OF WORDS: 2035